صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 29 نومبر 2024ء بمطابق 26 جمادی اول 1446 ہجری رات دس بجکر تین منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِOوَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِO یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَOوَ اَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًاO اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ O وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَھَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّۃٍ اَنْکَاثًاO تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًاۢ بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّۃٌ ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍO اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ اللّٰہُ بِہٖ Oوَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ۔

(ترجمہ): اللہ عدل، احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو۔ جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔ تمہاری حالت اس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکر و فریب کا ہتھیار بناتے ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ کر فائدے حاصل کرے حالانکہ اللہ اس عہد و پیمان کے ذریعہ سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے، اور ضرور وہ قیامت کے روز تمہارے تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ 'Leave applications': 28اور29نومبر2024ء کے لئے درجہ ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 28نومبر؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، دو یوم، 28اور29نومبر؛ جناب ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 28نومبر؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 28نومبر؛ جناب اشفاق احمد صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 29نومبر؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 29نومبر؛ جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 29نومبر تا3دسمبر؛ سید فخر جہان صاحب، مشیر برائے سی ایم، ایک یوم، 29نومبر؛ سردار شاہ جہان یوسف صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 29نومبر؛ جناب ملک طارق اعوان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 29نومبر؛ جناب سجاد اللہ خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 29نومبر۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

میں گیلری میں موجود جناب واجد حسین خان، ممبر سندھ اسمبلی، پی ٹی آئی اور ان کے ساتھ آئے ہوئے دیگر معزز مہمانوں کو اس ایوان میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں، ویلکم جی۔

اسلام آباد میں پاکستان تحریک انصاف کا احتجاج

Mr. Speaker: Discussion on the brutal incident of firing on unarmed civilians, protestor of PTI peaceful march, occurred on 26th November, 2024 at D Chowk, Islamabad, resulting in multiple of deaths and injuries to hundreds of the protestors in tragedy of D Chowk, Islamabad. Jinab Sohail Afridi Sahib.

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

ے محبت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خون سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقین مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو
منزل کھو رہے ہو

جناب سپیکر، پاکستان کے آئین کے مطابق ہر پاکستانی شہری کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے حقوق کے لئے پرامن احتجاج کرے، پاکستان تحریک انصاف کی سیاسی تاریخ میں عمران خان کے Vision کے مطابق، اس کی سیاسی سوچ کے مطابق پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز نے ہمیشہ محبت فاتح عالم کا درس دیا ہے، پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز نے ہمیشہ عدم تشدد کا فلسفہ اپنایا ہے، پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز نے اپنے لیڈر، اپنے قائد جناب عمران خان صاحب کی ہدایت کے مطابق ہمیشہ پرامن جدوجہد کی ہے، پرامن مزاحمت کی ہے۔ جناب سپیکر، پاکستان میں 08 اپریل 2022 سے لے کر آج تک مسلسل آئین کی پامالی ہو رہی ہے، Rule of Law پاکستان میں ختم ہو چکا ہے، جو طاقتور لوگ ہیں وہ مسلسل پاکستانی شہریوں کو کیڑے مکوڑے سمجھ رہے ہیں، آئے روز ایسے واقعات ہوتے جا رہے ہیں جس کا ایک عام شہری، ایک عام پاکستانی سوچ بھی نہیں سکتا، تصور میں بھی نہیں لا سکتا۔ جناب سپیکر، میں زیادہ پیچھے نہیں جاؤں گا، میرے لیڈر، میرے قائد نے ہر قانونی دروازہ کھٹکھٹایا انصاف کے لئے، آئین کی بالادستی کے لئے، قانون کی حکمرانی کے لئے اور پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز نے مسلسل اس جدوجہد میں اس کا ساتھ دیا، اس سیاسی جدوجہد میں ہم نے وہ ہر قانونی اور آئینی دروازہ کھٹکھٹایا جس سے ہمیں انصاف کی توقع تھی لیکن ہمیں جناب سپیکر، انصاف نہیں ملا، دن بدن ہمارے حقوق کا قتل عام ہوتا رہا، مجبوراً میرے لیڈر، میرے قائد نے پاکستانی عوام کو احتجاج کی Call دی اور 24 نومبر کو ہم یہاں سے نکلے پشاور ریجن، ساؤتھ ریجن، ہزارہ ریجن اور ملاکنڈ ریجن اس طرح پورے پاکستان سے قافلوں نے اسلام آباد کا رخ کیا، چونکہ میں پشاور سے تھا تو پشاور کے قافلے میں میں شریک تھا۔ جناب سپیکر، غازی کے مقام پر انہوں نے کنٹینرز رکھے تھے، انہوں نے پہلے ہمیں شیل مارے، ہم نے شیل کا مقابلہ کیا، جب ہم شیل سے نہ رکے تو انہوں نے Rubber bullets ماریں، ہم اس سے بھی نہیں رکے، پھر انہوں نے ہمارے پاکستان تحریک انصاف کے پرامن ورکرز پر Stun grenades پھینکے، یہ وہ Grenades ہیں جو دہشت گردوں کے خلاف استعمال ہوتے ہیں جو فوجی آپریشن میں بہت بڑے دہشت گردوں کے خلاف استعمال ہوتے ہیں، وہ ہم پہ پھینکے گئے اور میرے پاس ثبوت موجود ہیں، میں نے ویڈیو پیغام میں بھی یہ بات کی ہے، جب ہم ان سے بھی نہ رکے تو سپیکر صاحب، انہوں نے سامنے سے ہمارے پرامن ورکرز پر، پرامن مظاہرین پر Straight firing شروع کی جس میں ہمارے لوگ زخمی ہوئے۔ لیکن پاکستان کا نوجوان اور پاکستان کے عوام یہ چیز سمجھ چکے ہیں کہ اگر ان غاصبوں سے، ان بے غیرتوں سے، ان دو نمبریوں سے ہم نے نجات حاصل کرنی ہے تو ہم نے ان کے خلاف پرامن مزاحمت کرنی ہے اور انہوں نے ان سب چیزوں کا مقابلہ کر کے کنٹینرز کو راستے سے ہٹائے، پھر انہوں نے کٹی پہاڑی علاقے حسن ابدال میں کنٹینرز رکھے تھے، پھر 26 نمبر (چونگی) پر کنٹینرز رکھے ہوئے تھے، سب جگہوں پر ہمیں فائرنگ سے، شیلنگ سے، ربڑ بلٹ سے، ان سب چیزوں سے روکنا چاہا لیکن پاکستان تحریک انصاف کا ورکر نہیں رکا کیونکہ میرے لیڈر، میرے قائد نے کہا تھا کہ ڈی چوک پر ہم نے پرامن احتجاج کرنا ہے، تو ہم ڈی چوک پر پہنچ گئے، پرامن طریقے سے وہاں پر بیٹھے۔ جناب سپیکر، ڈی چوک کے کنٹینرز جس طرح ہم نے ہٹائے اور ہم وہاں پر بیٹھے تو مجھ سے کچھ فاصلے پر آگے سے ایک Sniper shoot آتا ہے اور

ہمارے ایک ورکر کو وہاں سر میں گولی لگتی ہے، (شیم شیم) تو ہم اس کو اٹھاتے ہوئے گاڑی میں ہسپتال لے گئے تو کچھ سیکنڈز بعد، دس یا پندرہ سیکنڈز بعد دوسرے ہمارے ورکر کو وہاں پر ماتھے پر گولی لگتی ہے، سپیکر صاحب، ان کا کیا قصور تھا، کس کو مار رہے تھے، یہ کون تھے، کیا وہ مظاہرین پاکستانی نہیں تھے یا پھر گولی چلانے والے یہودیوں کی اولاد تھے؟ دونوں پاکستانی تھے لیکن اتنا بغض کیوں، اتنی اناء کیوں، اتنی نفرت کیوں؟ کس چیز کے لئے یہ مظاہرین وہاں جارہے تھے؟ وہ اپنے حقوق کے لئے اور ان کے مطالبات کیا تھے؟ وہ یہ کہ ہمارے جو ناحق قیدی ہیں، ان کی رہائی، ہمارے لیڈر، ہمارے قائد کو جعلی کیسز میں ڈیڑھ سال سے قید و بند میں رکھا گیا ہے، اس کی آزادی، وہ بھی آئینی اور قانونی دائرہ کار میں رہ کر، غلط ڈیمانڈ نہیں تھا، مطالبہ کیا تھا؟ وہ مینڈیٹ کی واپسی، 08 فروری کو جو انہوں نے پاکستانی عوام کے مینڈیٹ پر ڈاکہ ڈالا تھا، اس مینڈیٹ کی واپسی۔ تیسرا مطالبہ کہ آزاد عدلیہ کی بحالی، سپیکر صاحب، میں Floor of the House اپنی اپوزیشن سے، آپ سے، یہاں کے ہر ایک ممبر سے یہ پوچھتا ہوں کہ ان مطالبات میں ناجائز مطالبہ مجھے بتادیں، کون سا ناجائز مطالبہ ہم کر رہے تھے لیکن یہ جو اس ریاست پر قابض دہشت گرد ہیں، یہ آدم خور بن چکے ہیں، انہوں نے سانحہ لال مسجد کیا، انہوں نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کیا، ان کی تاریخ بھری پڑی ہے، یہ خون کے پیاسے ہو چکے ہیں، جب تک یہ اپنے عوام کا خون نہ چوسیں ان کو چین نہیں آتا، بے غیرت بن گئے ہیں، کیوں؟ کیونکہ یہ اپنے آپ کو آئین اور قانون سے بالاتر سمجھ رہے ہیں کیونکہ اس پاکستان میں انصاف کا نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے، جو جتنا طاقتور ہے اس کی جو مرضی ہے وہ پاکستان میں کرے، کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ جناب سپیکر، اس کے بعد رات کے آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر ہم ڈی چوک میں موجود تھے کہ انہوں نے ہم پر ایک ساتھ پانچ سو سے زیادہ شیل پھینکے، ساری طرف دھواں ہی دھواں، ہم ایک قدم کے فاصلے پر ایک دوسرے کو نہیں دیکھ پارہے تھے، اس وقت انہوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کی، کسی کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کیا ہونے جارہا ہے، کیا ہو رہا ہے؟ کتنے لوگ مرے ہیں، کون گولی چلا رہا ہے، کون مر رہا ہے؟ بچہ ہے، جوان ہے، بوڑھا ہے، عورت ہے، کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ جناب سپیکر، ہم وہاں سے آگے گئے، تھوڑے سے پیچھے ہٹے، یہ آگے بھی آئے اور ہمارا جو مرکزی کنٹینر تھا، اس کو انہوں نے آگ لگادی، اوپر جو بلڈنگز میں انہوں نے سنائپر والے بٹھائے ہوئے تھے، وہ ہمارے کارکنوں پر سیدھی گولیاں چلا رہے تھے، ان کا ارادہ ہمیں روکنا نہیں تھا، ان کا ارادہ ہمیں ڈرانا نہیں تھا، اگر ان کا یہ ارادہ ہوتا کہ ہم ڈر جائیں، اگر یہ ان کا ارادہ ہوتا کہ ہم رک جائیں تو یہ ماتھے پر گولی نہیں چلاتے، یہ پاؤں میں گولی چلاتے، یہ بے غیرت جو حکمران بیٹھے ہوئے ہیں، بے غیرت جو گالی مجھے منہ میں آرہی ہے، میں کہہ نہیں سکتا کیونکہ یہ Floor of the House ہے لیکن ان بے غیرتوں نے جو اس قتل عام کے بعد ٹی وی پہ آکر بکواس کر رہے تھے کہ ہم بھاگ گئے ہیں، او بے غیرتو! ہم نے ساری گولیاں ماتھے پر کھائی ہیں اور سینے پہ کھائی ہیں، جو بھاگتا ہے وہ پیٹھ پر گولیاں کھاتا ہے، (تالیاں) ہم وہاں پر اپنے قائد کے حکم پر ڈٹے رہے، اپنے حقوق کے لئے، پاکستان میں حقیقی آزادی کے لئے، آئین اور قانون کی بالادستی کے لئے ہم وہاں کھڑے رہے، ہم بھاگے نہیں کیونکہ گولیاں ہم نے سینوں پر کھائی ہیں۔ جناب سپیکر، جب ہم پیچھے ہٹے تو انہوں نے وہ جگہ اپنے قبضے میں لے لی،

ہمارے جو اپنے شہید ہیں، ان کا پتہ نہیں چلا، ہمارے جو زخمی ہیں، ان کا ہمیں پتہ اس لئے نہیں چلا کیونکہ یہ آدم خور وہاں پر کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد رات کے پونے بارہ بجے سے لے کر ساڑھے بارہ بجے تک انہوں نے دوسرا آپریشن کیا جس میں ان کا ارادہ تھا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اور ہمارے قائد، ہمارے لیڈر جناب عمران خان صاحب کی اہلیہ بشریٰ بی بی کو یہ جان سے مارنا چاہتے تھے، انہوں نے دوبارہ وہی کیا، دوبارہ آنسو گیس پھینکی، دوبارہ دھواں ہی دھواں تھا، دوبارہ انہوں نے Crack down کیا اور سیدھی فائرنگ شروع کی، وہاں پر ہماری جتنی گاڑیاں تھیں، سب کی سب توڑ دیں، اس دوران ہمارے کارکن Dispersed ہوئے، گلیوں میں چھپ گئے کیونکہ آدم خور آ رہے تھے، جناب سپیکر، یہ گلیوں میں بھی گئے اور گلیوں میں ہمارے کارکنوں کو انہوں نے مارا، ان کا ارادہ ہمیں روکنا نہیں تھا، ان کا ارادہ ہمیں مارنا تھا، معصوم شہریوں کو مارنا تھا، پرامن مظاہرین کو مارنا تھا، ہمیں مار دیا، شہید کر دیا، زخمی کر دیا۔ جناب سپیکر، اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ جب دشمن سے بھی لڑائی ہوتی ہے تو وہ آپ کے شہید بھی واپس کرتے ہیں لیکن ہمارے اپنے پاکستان کی سیکیورٹی فورسز ہمیں اپنے شہید نہیں دے رہیں، جو انہوں نے شہید کئے ہیں، اگر کوئی اپنا بیٹا یا بھائی یا باپ جو انہوں نے شہید کیا وہ مانگنے چلے جائیں تو یہ ان سے Affidavit لکھواتے ہیں کہ آپ لوگوں نے یہ نہیں بولنا کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کے احتجاج میں شہید ہوا ہے، تو وہ بیچارے کیا کریں؟ انہوں نے تو Affidavit دینا ہے کیونکہ انہوں نے تمام لوازمات پوری کرنی ہیں، ان کا کفن اور دفن کرنا ہے، جنازہ پڑھنا ہے، خون کا رشتہ ہوتا ہے، وہ Affidavit دے دیتے ہیں، انہوں نے کئی لوگوں کے ساتھ پرسوں سے یہی کام کیا ہے۔ جناب سپیکر، ہم مسلسل پاکستان میں آئین اور قانون کی بالادستی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں، ہم اس دن بھی نکلے 26 اور 27 نومبر کی درمیانی شب اور ہمارے ساتھ یہ ظلم اور زیادتی ہوئی۔ جناب سپیکر، ہم نے اپنا کام کر دیا، ہم نے شہادتیں دے دیں، ہم نے اس ملک کی خاطر اور اس قوم کی خاطر پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز نے شہادتیں دے دیں لیکن اس کے بعد یہ صرف میرا پاکستان نہیں ہے، یہ صرف پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کا پاکستان نہیں ہے، یہاں پاکستان میں 24، 25 کروڑ پاکستانی بستے ہیں، اس میں مختلف مکتبہ فکر کے لوگ رہتے ہیں، اگر فرض کریں مجھے شہید کیا جاتا ہے یا زخمی کیا جاتا ہے اور میں ہسپتال جاتا ہوں تو ڈاکٹر کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں اور پوری دنیا کو پتہ ہے کہ انہوں نے اس رات کیا کیا؟ اگر فرض کریں میں اس قوم کے لئے، اس ملک کے لئے قربانی دے رہا ہوں تو ہمارے ججز کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ پاکستان میں آئین اور قانون کی بالادستی لائیں، ہمیں انصاف دیں، ہمارے ساتھ جو ظلم ہوا ہے، اس کا پوچھیں، ان شاء اللہ ہم پر امید ہیں، اگر یہ سوچتے ہیں کہ بندوق کے زور پر ہمارے منہ بند کر دیں گے یا ہمیں روک دیں گے تو ہمارا جوش، ہمارا جذبہ اور ہمارا جنون مزید بڑھ گیا ہے، ان شاء اللہ ہم دوبارہ آئیں گے اور دوبارہ احتجاج کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، آپ پھر اس کے بعد۔ جناب اورنگزیب خان کا مائیک On کریں۔

جناب اورنگزیب خان: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، سہیل صاحب نے کافی جذباتی انداز میں تقریر کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہونی بھی چاہیئے اور میں کوشش کروں گا کہ ان شاءاللہ To the point بات کروں۔ جناب سپیکر، یقیناً سانحہ ڈی چوک ایک سیاہ دن ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ریاست ماں باپ جیسی ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے اس ملک میں جو نظام ہے، جو جنگل کا قانون ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ قوم کے ساتھ اور عوام کے ساتھ جو ہو رہا ہے، ظلم تو چھوڑو ہم ادھر فلسطین کو یاد کرتے ہیں اور مسلم ممالک کے ساتھ جو ظلم ہوتا ہے، اس کو ہم یاد کر رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہم جب اپنے ملک کی معیشت کا جو قتل کرتے ہیں یا خوبصورت بچوں کو اور نوجوانوں کو ہم قتل کرتے ہیں تو دنیا ہماری طرف پاکستان کی طرف دیکھتی ہے لیکن سپیکر صاحب، میں ایک چیز بتاؤں کہ وہ ایک Example ہے کہ "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"، جناب سپیکر، سہیل صاحب نے درست فرمایا کہ آج جو ہو گیا پاکستان میں سپیشلی 25 اور 26 نومبر کو تو تاریخ یاد رکھے گی لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ پاکستانی قوم اور سپیشل خیبر پختونخوا عوام یہ بدلہ ضرور لیں گے اور آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ پختون ایک ایسی قوم ہے کہ ہمیشہ کے لئے فرنٹ لائن پہ لڑی لیکن آج ہمارا قصور یہ ہے کہ ایک ایماندار لیڈر پاکستان کی حقیقی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہا ہے اور آج وہ بے گناہ ڈیڑھ سال سے جیل میں ہے، اگر ہم اپنے حقوق اور جمہوری آزادی کے لئے آواز اٹھاتے ہیں یا جلسے جلوس کر رہے ہیں تو پھر ہمارے اوپر سے ایسے گولے برساتے ہیں اور شیلنگ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم اس ملک کے بسنے والے لوگ نہیں ہیں لیکن جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ظلم ہو گیا اور ان شاءاللہ تاریخ لکھے گی کہ پاکستانی عوام اس کا بدلہ ضرور لیں گے اور آج آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ عمران خان نے کافی جدوجہد کے بعد پاکستانی عوام کو یہ سوچ دی کہ آج وہ جیل میں ہے لیکن آپ کو پتہ ہے کہ اس کے مرید ہماری لیڈرشپ سے آگے ڈی چوک پہ پہنچ گئے اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس سے پہلے بھی لیڈرشپ جیل میں ہوتی تھی لیکن اس کے لئے کوئی پاکستانی عوام نہیں نکلے، میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان نے جو پاکستانی قوم کے لئے سوچ دی، یہی آزادی ہے، پاکستان تحریک انصاف کے ورکروں نے عمران خان کو 24 نومبر کو رہا کر دیا ہے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، ان کی گولیاں برداشت کی ہیں، شہادتیں ہوئی ہیں، لوگ زخمی ہوئے ہیں، گرفتاریاں ہوئی ہیں، سب کچھ ہوا لیکن شکر الحمد اللہ جناب سپیکر، ہمارے ورکروں کا جو اسلحہ ہے، وہ ہے حوصلہ اور وہ بلند ہے اور ہم اس مقابلے کے لئے تیار ہیں۔ جناب سپیکر، جس طرح سہیل صاحب نے فرمایا کہ پشاور سے، خیبر سے اور ہمارا ڈسٹرکٹ اورکزئی سے، سب سے آگے قافلے جو ہیں ڈی چوک پہ پہنچے الحمد للہ اور میں یہ بھی بتاؤں جناب سپیکر صاحب، کہ پہلی شہادت ڈسٹرکٹ اورکزئی سے محمد الیاس ولد الیاس حسین نے دی ہے۔ جناب سپیکر، میں آج اس کے گھر پہ گیا تھا فاتحہ کے لئے، تو میں ان کے گھر والوں پہ حیران ہوں، میں اس کے حوصلے کو سلام پیش کرتا ہوں، اس کا ایک اور اکلوتا بھائی تھا، اس نے سپیکر صاحب، کیا کہا؟ اس نے یہ کہا کہ ان شاءاللہ Next جدوجہد کے لئے، شہادت کے لئے میں تیار ہوں، (تالیاں)

میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اور جہاد کیا ہو سکتا ہے؟ ورکروں کے حوصلے بلند ہیں اور جناب سپیکر، اس کے علاوہ ہمارے علاقے ڈسٹرکٹ اور کرزئی سے چار زخمی ہوئے ہیں اور تقریباً 43 گرفتار ہیں اور میں یہ بھی بتا دوں کہ ان شاء اللہ وتعالیٰ اگر کسی کی یہ سوچ ہو گی کہ ہم نے گولیاں برسائیں اور لوگوں کو بے دردی سے قتل کیا کہ شاید یہ دوبارہ نہ نکلیں گے تو میرے خیال میں کسی کی غلط فہمی ہو گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب Next احتجاج ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس احتجاج میں تھوڑی سی Mismanagement ہوئی لیکن ہم نے اس سے بہت کچھ سیکھا اس دھرنے سے اور ان شاء اللہ وتعالیٰ Next time ایسا نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر، اس کے لئے ہم تمام جو ایم پی ایز ہیں اور ایم این ایز ہیں اور پاکستان تحریک انصاف کی جتنی لیڈرشپ ہے، ان شاء اللہ اس کے لئے ہم Next time ایک ایسا لائحہ عمل تیار کریں گے کہ دنیا یاد رکھے گی کہ یہ لائحہ عمل تھا۔ (تالیاں)
جناب سپیکر، ظلم کی انتہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ 25 اور 26 نومبر کو جو میں سمجھتا ہوں جس طرح میں نے پہلے بتایا کہ ریاست ماں باپ جیسی ہوتی ہے لیکن یہ کیسے ماں باپ جیسی ہے کہ اپنی اولاد قتل کرتی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ جناب سپیکر صاحب، ہم اس کا بدلہ ضرور لیں گے، یہ ہماری جمہوریت کا حسن ہے اور نہ ہم ڈرنے والے ہیں اور ان شاء اللہ ہم مزید مقابلے کے لئے تیاری کریں گے اور ان شاء اللہ کر کے دکھائیں گے کہ پاکستانی ایک غیرت مند قوم ہے، بالخصوص پشتون قوم اور میں یہ بھی بتا تا چلوں کہ باچاخان بابا نے درست کہا تھا کہ آزادی کے لئے پنجاب سے آواز اٹھانی چاہیئے، پندرہ یا سولہ کروڑ پنجاب ہے لیکن بدقسمتی سے اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت اس کو نہیں دی کہ وہ اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی دے لیکن ان شاء اللہ ہم خیبر پختونخوا سے پنجاب کو یہ سبق دیتے ہیں کہ آئیے قوم پہ غیرت کریں اور یہ ملک آزاد کریں، جمہوریت کی خاطر اور اپنے بچوں کی خاطر ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہوں اور ان شاء اللہ Next time پنجاب سے بھی ہماری یہ توقع ہے کہ وہ غیرت کرے۔ (تالیاں) آخر میں میں یہ بتا تا چلوں کہ ہماری جو پنجاب کی قیادت تھی، اس نے کچھ نہیں کیا اور پنجاب سے ہماری جو توقع تھی اس نے زیرو کارکردگی دکھائی لیکن ان شاء اللہ ہم تمام ایم پی ایز خیبر پختونخوا سے اور سی ایم صاحب بھی آیا ہے اور سی ایم صاحب! فکر نہ کریں، آپ آگے ہوں اور ہم ان شاء اللہ پورے پاکستان سے اور سپیشلی طور پر قبائلی علاقے کے پٹھان جو ہیں ان شاء اللہ اس پاکستان کو آزاد کریں گے اور عمران خان کو رہا کریں گے، یہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔
Thank you very much.

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ):</u> نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ سانحہ 26 نومبر کو جو کچھ اسلام آباد میں ہوا، جناب سپیکر صاحب، چونکہ میں چشم دید گواہ ہوں، اللہ کو حاضر ناظر جان کر میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں ایک لفظ بھی اگر جھوٹ بولوں تو اللہ پاک مجھے ایک سیکنڈ بھی اور زندگی نہ دے۔ جناب سپیکر صاحب، جب آئین نے ہمیں حق دیا ہے پرامن احتجاج کا، ہمارے لیڈر اور ہمارے چیئرمین عمران خان صاحب نے ہمیں

پرامن احتجاج کی Call دی، Leader of the House علی امین خان نے ہمیں ہدایات دیں کہ آپ لوگوں نے جانا ہے اور پرامن احتجاج کرنا ہے، تو اس زمرے میں ہم نے اپنے علاقوں میں Campaign چلائی کہ ہم نے بالکل پرامن احتجاج کرنا ہے اور یہ ہمارا آئینی حق ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمیں پتہ بھی نہیں تھا لیکن جب ہم 26 نمبر چونگی پہ پہنچے جہاں سے اسلام آباد شروع ہوتا ہے تو ہمیں یہ پتہ نہیں لگا کہ ہم اسلام آباد پہنچے ہیں بلکہ ہمیں ایسا معلوم ہوا کہ ہم یزید آباد پہنچے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جب وہاں پہ ہمارے لوگوں اور ہمارے کارکنوں کے خلاف اندھا دھند Straight firing اور آنسو گیس کے شیل برسائے گئے لیکن ہمارا احتجاج پرامن تھا اور ہم سی ایم صاحب کی قیادت میں سب لوگ آگے بڑھے اور ہمیں بالکل کہہ دیا تھا کہ آپ لوگوں نے پرامن رہنا ہے اور ڈی چوک جا کر اپنا احتجاج ریکارڈ کروانا ہے لیکن سپیکر صاحب، وہاں پہ بھی ہم سے بھول ہو گئی، جب ہم ڈی چوک پہنچے تو ہمیں لگا کہ ہم ڈی چوک نہیں بلکہ ہم Death چوک پہنچ چکے ہیں، وہاں پہ ہمارے جتنے بھی پارٹی کارکن ہیں، ان کی Death کا انتظام ہو چکا ہے کہ ان کو ختم کرانا ہے، ہمیں بھی اطلاعات آرہی تھیں جناب سپیکر صاحب، وہاں پہ رات دس بجے آپریشن شروع ہوا اور وہ آپریشن ہماری سیکیورٹی فورسز کے ایس ایس جی کمانڈوز نے کیا اور ان کو سپیشلی تربیلا سے چار ہیلی کاپٹروں کے ذریعے لایا گیا تھا جناب سپیکر صاحب، ان کے پاس ایل ایم جی سنائپر اور اس طرح American weapons J 3 اور ایک اور جس کو Mortar gun کہتے ہیں جس میں بیک وقت پانچ ہزار گولیاں ہوتی ہیں اور بیک وقت مسلسل پانچ ہزار گولیاں برساتی ہے، تو یہ جتنے بھی American weapons تھے، یہ پاکستان سیکیورٹی فوسز کو امریکہ نے گفٹ کئے تھے کہ یہ جتنے بھی دہشت گرد ہیں اور پاکستان میں جہاں بھی دہشت گردی ہو رہی ہے، اس کے خلاف استعمال کرو لیکن بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر صاحب، کہ وہ Weapons پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں کے خلاف استعمال ہوئے اور یہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، یہ On the record سب چیزیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے آپ کو کل بھی بتایا کہ 8:15 بجے میں عشاء کی نماز پڑھ رہا تھا اور میں خود امامت کر رہا تھا تو فائرنگ شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ آنسو گیس کے شیل برسائے گئے۔ جناب سپیکر صاحب، جب میں نے سلام پھیرا تو لوگوں نے شور مچایا کہ ایک نمازی کو گولی لگی ہے اور اس نمازی کو، جب میں دعا پڑھ رہا تھا تو اس نمازی کو اٹھا کر موٹر سائیکل پہ ہسپتال لے جایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے پہلے حلف اٹھایا کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا تو اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ بندہ شہید ہو گیا ہے یا ابھی تک ہاسپٹل میں زیر علاج ہے لیکن میں نے چونکہ حلف لیا ہے کہ جھوٹ نہیں بولوں گا تو جناب سپیکر صاحب، وہ دیکھنے والا منظر تھا کہ جیسے ہم کسی دشمن ملک کی سرحد پار کر کے آئے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، چونکہ میں نے آپ کو پہلے بتایا کہ ہم نہتے تھے، ہمارے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا، اس لئے ہم وہاں پر اس طرح بے یار و مددگار کھڑے تھے اور ہمارے لوگوں کو گولیاں لگ رہی تھیں اور ہمارے لوگ شہید بھی ہو رہے تھے اور زخمی بھی ہو رہے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، مزہ تو جنگ کا تب آتا ہے جب بندوق کا مقابلہ بندوق سے ہوتا ہے (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، جب بندوق کا مقابلہ بندوق سے ہوتا ہے تو پھر لاشیں گدھوں پہ آتی ہیں، جب بندوق کا مقابلہ بندوق

سے ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، پھر ہمارے ہیرو کارگل میں کرنل شیر خان شہید کو انڈین آرمی سلوٹ کرتی ہے اور ہمارے اپنے دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جب بندوق کا مقابلہ بندوق سے ہوتا ہے تو پھر بنگال میں نوے ہزار فوجیوں کی پتلونیں اتر جاتی ہیں لیکن یہ کس طرح مقابلہ تھا کہ اپنے لوگوں کو اور اس پارٹی کے لوگوں کو جو پاکستان کی سب سے بڑی پارٹی ہے، جو پاکستان کی سالمیت کی ذمہ دار پارٹی ہے، ضامن ہے، وہ پارٹی جس کا لیڈر جیل میں ڈیڑھ سال سے پڑا ہوا ہے، ابھی بھی وہ درس دیتا ہے کہ آپ نے ڈنڈا ابھی نہیں اٹھانا لیکن ان لوگوں پہ گولیاں برسائی جاتی ہیں اور وہ بغیر بندوق کے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے پتہ ہے کہ یہ جو اپوزیشن والے بیٹھے ہوئے ہیں وہ خود نہیں آئے، یہ لائے گئے تھے، ان کو Eleven corps سے فونیں آتیں ہیں کہ جا کر ہمیں Defend کرو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ابھی کہیں گے اور یہ ابھی سپیچز کریں گے، انسانیت کے خلاف سپیچز کریں گے کیونکہ ان کو ڈائریکشن ملی ہے جناب سپیکر صاحب، بہت افسوسناک بات ہے اور بہت افسوس کی بات ہے کہ سوشل میڈیا پہ لوگ لگے ہوئے ہیں کہ یہ بھاگ آئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات ان سے پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، توجہ چاہتا ہوں، اچھا میں پوچھنا چاہتا ہوں، یہ جو میڈیا پہ بکاؤ میڈیا پہ لوگ بولتے ہیں کہ یہ بھاگ آئے ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی یہ لوگ ہیں، یہ کھڑے ہو جائیں اور مجھے ایک غلیل دے دیں، ایک غلیل سے میں ان سب کو بھگاؤں گا (تالیاں) لیکن جناب سپیکر صاحب، پختون ایک وفادار قوم ہیں اور اس ملک سے ان کی محبت ہے اور اس ملک کی سلامتی کی ضامن ہے جناب سپیکر صاحب، تو انہوں نے جو پنگا لیا ہے، یہ چھ کروڑ پختون قوم سے لیا ہوا ہے اور پختون قوم کی پانچ ہزار سال کی آزادی کی تاریخ ہے، یہ آزاد قوم ہے، یہ جو اسٹیبلشمنٹ والے سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو زیر کریں گے تو پانچ ہزار سال ہماری آزادی کی تاریخ ہے اور ان شاءاللہ ان کو دس ہزار سال لگیں گے ہمیں غلام بنانے کے لئے، ان شاءاللہ دس ہزار سال میں بھی یہ ہمیں غلام نہیں بنا سکتے، یہ تو عادی ہو چکے ہیں کہ چلو، ہم پختون قوم کو تو روس جیسی سپر پاور نے بھی زیر نہیں کیا، ہمیں امریکہ جیسی سپر پاور نے زیر نہیں کیا تو کیا یہ وقت کے یزید ہمیں زیر کریں گے؟ جناب سپیکر صاحب، سی ایم صاحب آئے ہیں، وہ ڈیٹیل سے وہ بات کریں گے لیکن میں یہ چند گزارشات اس لئے کرنا چاہتا تھا کہ کسی بھی ملک جو اسلام کے نام پہ بنا ہو، جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو اور وہاں پہ دوران نماز آپ لوگوں کو گولی ماریں، وہاں پہ دوران نماز آپ لوگوں کو شہید کریں تو یہ میرے خیال میں پوری دنیا میں ایسا تاثر جا رہا ہے کہ اسلام سلامتی کا دین نہیں ہے، دین اسلام تو سلامتی کا دین ہے لیکن ان شاءاللہ ہم ثابت کریں گے اور جس طرح میرے بھائیوں نے بات کی تو کوشش ہم کریں گے، جدوجہد ہم کریں گے ان شاءاللہ جو فتح ہے، جو کامیابی ہے، جو فیصلہ ہے، وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، ہم صرف ان شاءاللہ جدوجہد کریں گے۔ جس طرح ہمارا لیڈر بار بار کہتا ہے کہ جدوجہد ہم کریں گے، ہدایت، فتح اور کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے، اگر ایک دفعہ یہ ہمیں مغلوب کریں گے تو اس سے زیادہ اگلی دفعہ ہم ان شاءاللہ اور زیادہ طاقت کے ساتھ ابھریں گے اور ان شاءاللہ ان کا مقابلہ کریں گے، اس سسٹم کو ہم ٹھیک کریں گے، یہ ظالمانہ سسٹم

اور یہ غلامانہ سسٹم ان شاء اللہ ہم تہس نہس کریں گے اور ان شاء اللہ حقیقی آزادی لیں گے اور خان صاحب کو آزاد کرائیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں ہر دلعزیز اور بڑے بھائی جناب عمر ایوب خان، لیڈر آف دی اپوزیشن نیشنل اسمبلی کو اس ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) میاں صاحب، داؤد شاہ، شفیع جان، چونکہ سی ایم صاحب تشریف لے آئے ہیں تو میری خواہش تھی کہ اپوزیشن سے بات ہو جاتی تو پھر سی ایم اس پر بات کر لیتے اور اگر سی ایم صاحب چاہتے ہیں تو آپ ڈائریکٹ بات کر سکتے ہیں، ہم آپ کا احترام کریں گے۔ جی آنریبل سی ایم، خیبر پختونخوا۔

(تالیاں)

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَإِیَّاکَ نَسْتَعِینُ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں پہلے گزارش کروں گا کہ ہمارے جو لوگ شہید ہوئے ہیں بربریت سے، تو ان کے لئے گزارش ہے کہ آپ پہلے دعا کرا لیں اور جو زخمی ہیں، ان کے لئے بھی، صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور زخمیوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی)

جناب وزیر اعلیٰ: شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں جمہوریت، حکومت نے جس طریقے سے ہمیشہ اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس دفعہ آرٹیکل 245 لگا کر فوج کو بیچ میں Involve کر کے یہ جو حرکت کی ہے، اس کی مذمت نہیں کرتا بلکہ تاریخ بتاتا ہوں اس قوم کو اس ایوان کے ذریعے کہ 1977 میں بھٹو صاحب جس کو یہ قوم شہید کہتی ہے، ہم بھی شہید کہتے ہیں، انہوں نے انار کلی کے اندر اسی طرح لوگوں کے اوپر گولیاں برسائی تھیں، اس کے بعد ماڈل ٹاؤن میں نون لیگ نے یہی حرکت کی اور عام لوگوں پر گولیاں برسائیں اور لوگوں کو شہید کیا اور آج ملکر انہوں نے دوبارہ ایک وہ حرکت کی اور تھوڑا سا میں آپ کو جو بات کروں گا، ریکارڈ کے مطابق کروں گا کہ یہ کام شروع ہوا داؤد خیل کے مقام پر پنجاب میں جو ہمارا ساؤتھ ریجن کا قافلہ آ رہا تھا تو وہاں پر بھی ہمارے کئی نوجوانوں کو گولی ماری گئی، یہ گولیاں بہت پہلے سے شروع ہوئیں، یہ ہمیں کوئی ریڈ زون اور ڈی چوک کے ڈرامے نہ دکھائیں، یہ پورے ثبوت کے ساتھ یہ چیز موجود ہے۔ جناب سپیکر، اسلام آباد ٹول پلازہ کے بعد 26 نمبر کے اوپر گولیاں برسائی گئیں اور ہمارے لوگوں کو زخمی کیا گیا اور وہاں پر بھی ہمارے کارکن شہید ہوئے۔ ایک پر امن جماعت پر امن طریقے سے اپنے اس لیڈر کے لئے جو کہ جیل میں ہے، بے گناہ جیل میں ہے، نکلتی ہے اور پورے پاکستان کو بند کیا جاتا ہے اور جہاں جہاں پر ان کی حکومت ہے، ان تمام صوبوں میں گولیاں برسانا شروع کر دی جاتی ہیں لیکن یہ حکومت کی سازش ہے۔ (مداخلت) او بھئی! آپ بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں ناں جناب سپیکر، وہ ہر جگہ سازش کر دیتے ہیں، سمجھ گئے ہو۔ جناب سپیکر، یہ پوری قوم نے اور پوری دنیا نے دیکھا کہ عوام کی طاقت ہی ہے کہ ایک لیڈر جو جیل میں ہے، ایک سال سے بے گناہ جیل میں ہے، اس کی Call کے اوپر اتنے بڑی عوام، اتنی بڑی

مارچ، فسطائیت کے، گولیوں کے، رکاوٹوں کے، آنسو گیسوں کے باوجود نکلا ہے کہ میں چیلنج کرتا ہوں، چیلنج کہ آپ بھی پاکستان کے تمام مارچیں دکھائیں، اس میں عوام دکھائیں، ویڈیو کلپ دکھائیں اور اس کا دیکھیں، اگر اس سے بڑی مارچ اجازت کے ساتھ کوئی نکال پایا ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔ (تالیاں) یہ ہے عوام کی طاقت، یہ ہے عوام کی محبت، یہ ہے عوام کی آواز اور اس وقت فیصلہ ساز محسوس نہیں کر رہے اور ملک کو اس طرف لے کر جار ہے ہیں جس طرح ملک کو ایک دفعہ پہلے لے جایا گیا اور یہ پاکستان ٹوٹ گیا۔ جناب سپیکر، ہمارے شہداء کا خون ان شاء اللہ خون رائیگاں نہیں جائے گا، عمران خان کی رہائی کے مقصد کے لئے، پاکستان میں قانون کی بالادستی کے لئے، پاکستان میں آئین کی پاسداری کے لئے اور اپنی خودداری کے لئے جو شہادت انہوں نے دی ہے، ان شاء اللہ، ان شاء اللہ وہ مقصد حاصل کر کے ہم دم لیں گے لیکن افسوس اس بات کا ہے، افسوس اس بات کا ہے کہ آرٹیکل 245 لگا کر اس دفعہ انہوں نے گولیاں برسا کر ہمیں فوج سے مروایا۔ جناب سپیکر، میں فوج کے ان سپاہیوں کو یہاں سے مخاطب ہوں کہ اپنے گھر میں اپنے بچوں کو ضرور دیکھنا اور سوچنا کہ اگر ایسا کام تمہارے بچے کے ساتھ ہوا ہوتا تو تمہاری بیوی کیا سوچتی؟ ان کی وہ ماں کیا سوچتی؟ اور مارنے والے کے بارے میں کونسی بددعا دیتی، کونسی آہ نکلتی اس کے دل سے؟ سوچنا ضرور کہ ایسے حکم کو مان کر ایک نوکری کے لئے، رزق تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، تم نے جو حرکت کی ہے، تمہیں اس جہاں میں ان شاء اللہ سکون نہیں ملے گا اور میری یہ دعا ہے، برملا یہ دعا ہے کہ یااللہ! ان لوگوں کو ایسی تکالیف، ایسا دکھ اور ایسا درد دکھا کہ تاریخ میں دوسرے لوگوں کو مثال ملے کہ لوگوں نے ایسا کیا تھا اور عبرت کے نشان کے طور پر آپ کی تکالیف اور زوال لوگ دیکھیں تا کہ ان کو سمجھ آئے کہ دوبارہ کوئی ایسا نہ کرے۔ جناب سپیکر، ایک کے اوپر دس گولی ہم بھی چلا سکتے ہیں لیکن ہمارا لیڈر کہتا ہے، پرامن، پرامن، ڈرو اس دن سے، ڈرو اس دن سے کہ جس دن ہم نے کہا کہ گولی کا جواب گولی سے دیں گے اور پرامن کا نعرہ چھوڑ کر ہم نکلیں گے، اسلحہ ہمارے پاس بھی ہے، (تالیاں) بارود ہمارے پاس بھی ہے، پیسہ ہمارے پاس بھی ہے، ہم اپنا گھر جائیداد بیچ کر، پھر ایسا نہ ہو کہ ہم بارود کے زور پر نکلیں اور پھر اپنا حق اس طریقے سے لیں، یہ روایت، یہ رواج ہم نہیں مانتے اور یہ بھی سن لو، ہم کرسیوں والے نہیں ہیں، ہم لعنت بھیجتے ہیں ایسی کرسیوں پر، لعنت بھیجتے ہیں، (تالیاں) تم ہمیں اس سے ڈرالو گے کہ تم گورنر راج لگادو گے، ہم تم سے بات نہیں کریں گے، لگاؤ گورنر راج، میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں Floor of the House کہ اگر تمہارے باپ میں جرات ہے تو لگاؤ گورنر راج، خدا کی قسم اگر تم نے اس صوبے کے اندر ہمارے اس مینڈیٹ کے ساتھ گورنر راج لگایا تو اس صوبے میں اگر تم رہ گئے تو ہم اپنے باپ سے پیدا نہیں ہوئے ہوں گے۔ (تالیاں) کیا ہمارا خون سفید ہے، کیا ہمارا خون سفید ہے؟ دہشت گردی کا مقابلہ بھی ہم کریں، اس کی بھینٹ بھی ہم چڑھیں، مینڈیٹ بھی ہمارا چوری ہو، لیڈر بھی ہمارا جیل میں، گولیاں بھی ہم کھائیں، پرامن احتجاج بھی ہم نہ کر سکیں، اگر ایسے ہے تو پھر ایسا نہ ہو کہ ہم بھی نعرہ لگادیں کہ اگر ایسے ہے تو ایسا ہی سہی ۔

جناب سپیکر، پنجاب پولیس سے کچے کے ڈاکو تو کنٹرول نہیں ہو رہے لیکن نہتے لوگوں پہ گولیاں چلاتے ہو، تمہاری غیرت میں نے دیکھی ہوئی ہے، سو سے زیادہ بندے پکڑے ہیں، ویڈیو ہے، جب پکڑے جاتے ہیں تو وہ جب پہلا نعرہ مارتے ہیں وہ عمران خان زندہ باد، لکھ دی لعنت تیرے تے، (تالیاں) مار رہے تھے ناں نعرے، نعرے مار رہے تھے ناں پھر اور ہمارا ظرف، دو دو کلومیٹر میں نے چل کر اور انہوں نے چل کر دیکھا کہ ہم ان کو لوگوں سے بچا کر ہم ان کو اپنی منزل تک پہنچا رہے تھے، یہ بھی On the record ہے، ہم لوگ وہاں پہنچے اور اپنے لوگ شامل کر کے وہی 9 مئی آج تک ہم کہہ رہے ہیں کہ انکوائری کراؤ لیکن انکوائری نہیں ہو رہی، وہی 9 مئی ہمارے بندے اندر ڈال کر اب بہانہ بنائیں گے کہ ریڈ زون میں گھس گئے تھے اور ریڈ زون تمہارے باپ کا ہے، ریڈ زون تو بھی ہمارا ہی ہے، پر امن طریقے سے چھوڑ دو، تو ریڈ زون میں کیا ہے؟ تم گولیاں مارو گے، اندھی گولیاں مارو گے، ریڈ زون کی ویڈیو دکھاؤ، اگر کوئی ریڈ زون میں غلطی سے بھی گیا ہو گا، عمران خان کا حکم تھا کہ ڈی چوک تک ہے، میں لکھ کر دیتا ہوں کہ اس کے ساتھ ماسک والا ضرور ہو گا، اس کے ساتھ اس کو لے جانے والا جس طرح کور کمانڈر ہاؤس میں ہماری لیڈر شپ نے کہا مت جاؤ، دروازے کھولتے گئے، راستے کھولتے گئے، لے جاتے گئے، لے جاتے گئے اور آخر میں کہا کہ حملہ ہم نے کیا ہے، (تالیاں) یہ ٹوپی ڈرامے قوم جان چکی ہے، یہ ٹوپی ڈرامے قوم جان چکی ہے، میں اس صوبے کا وزیر اعلیٰ ہوں، میرے ساتھ میری پارٹی کے لیڈر، میرا چیئرمین عمران خان کی بیوی بشریٰ بیگم میرے ساتھ ہے، Assassination کا حملہ، قاتلانہ حملے ہوئے، قاتلانہ حملے، ایک بار نہیں جگہ جگہ پر ہوئے، اس کا بھی ریکارڈ دے رہا ہوں، کہاں سے شروع ہوئے، کلثوم ہاسپیٹل سے، Snipers بٹھائے ہوئے ہیں، چن چن کر مار رہے ہیں، اس سے دل نہیں بھرا، آگے جا کر چائنا چوک وہاں پر Sniper fires کھلے، وہاں سے دل نہیں بھرا، آگے ڈی چوک پہ ایل ایم جی اس طرح کہ ایل ایم جی کے Bursts تو کبھی تم نے دشمن پہ بھی نہیں مارے ورنہ کشمیر آزاد ہو گیا ہوتا، اگر ایسے Bursts جو تم نے وہاں مارے ہیں، یہ تم نے وہاں مارے ہوتے تو کشمیر آزاد ہو گیا ہوتا، اگر اس بارڈر پہ جو ہم سے کلیئر نہیں ہو رہا، اگر تم واقعی چاہتے ہو کہ دہشت گردی ختم ہو تو ایسے Bursts تو ادھر دہشت گردی بھی بارڈر پہ ختم ہو جاتی لیکن یہ گولیوں اور بندوقوں کے منہ نہتوں کے لئے ہیں، ان لوگوں کے لئے ہیں کہ جو لوگ اپنے ٹیکس کے پیسے سے یہ گولیاں خرید کے دیتے ہیں اپنے تحفظ کے لئے، اپنے ملک کے لئے، اپنی قوم کے لئے اور وہ آپ ہم پہ چلائیں اور بار بار چلائیں اور ہم خاموش رہیں، اگر آپ لوگوں کو پاکستان کا خیال نہیں ہے تو کم از کم اسلام کے نام پہ یہ ملک بنا ہے اور انسانیت کا تو خیال کر لو اور اگر انسانیت کا خیال نہیں ہے اور تم اپنے آپ کو انسان سے فرعون بنانا چاہتے ہو تو فرعون کا جو حال ہوا تھا، وہ بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ جناب سپیکر، میں On the record ابھی جب بتاؤں گا، اپنی کیبنٹ کے Through بات کروں گا، میں وہ چوک بتاؤں گا کہ جن چوکوں پہ، اسلام آباد کے چوکوں کے اوپر جس کو کہتے ہیں سیف سٹی، ان پہ گزرتے ہوئے میرے اوپر کھڑے ہو کر ایسے فائر مارے گئے، ایک نہیں، تین چوکوں پر مارے گئے، ڈی چوک کے بعد مارگلہ روڈ کے اوپر لیکن میں لکھ کر دیتا ہوں کہ یہ کیمرے پھر پہلے کی طرح خراب ہوں گے جس طرح ہائی کورٹ کے کیمرے غائب ہو گئے، ان چوکوں پہ کیمرے اس ٹائم خراب ہو

چکے ہوں گے کیونکہ اس ملک میں جب قائداعظم محمد علی جناح کی ایمبولینس خراب ہو گئی تو کچھ بھی خراب ہو سکتا ہے۔ جناب سپیکر، اس کے بعد جب میں اپنے روڈ مونال سے اپنے صوبے کی طرف جا رہا ہوں تو وہاں پر مجھے Follow کر کے لگاتار گولیاں برسائی گئیں، پیچھے سے گاڑیاں ماری گئیں، رکاوٹیں ڈالی گئیں اور اپنے صوبے میں اندر داخل ہونے کے بعد بھی غیر قانونی طور کے اوپر یہ بھی ریکارڈ پہ ہے، ویڈیو دکھاؤں گا کہ Hundred of rangers صوبے کے اندر داخل ہو کر پہنچے ہوئے تھے، کس کی اجازت سے؟ کونسے قانون کے تحت، کیا میرے صوبے میں بھی وہ قانون لاگو نہیں ہے جو تم پہ لاگو ہے، میں یہاں پہ واضح پیغام دیتا ہوں، یہ ایک واضح پیغام ہے، میں پورے اس عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کی غیرت کو سلام کرتا ہوں، سلام کرتا ہوں کہ انہوں نے ڈائریکٹ قتل کرنا چاہا مجھے بھی اور بشریٰ بی بی کو بھی، اور دوسرا جو ذہن میں تھا کہ شاید اغواء کرتے، گرفتاری تو لگ ہی نہیں رہی تھی اس ماحول میں کہ گرفتاری کا کوئی پروگرام ہے لیکن مجھے فخر ہے کہ اللہ الحق ہے، اللہ جانتا ہے، آج ہم لوگوں نے عمران خان کی عزت کو محفوظ رکھ کر اپنا وہ حق ادا کیا ہے کہ جو لوگوں نے ہمیں ووٹ کی صورت میں دیا تھا اور یہاں اس ایوان میں پہنچایا تھا، (تالیاں) اور یہاں پر اس ایوان میں آپ نے مجھے اپنا لیڈر آف دی ہاؤس چنا تھا، اللہ کا شکر ہے، اس میں اللہ کا بہت بڑا شکر ہے کیونکہ کسی ایسی چیز سے، زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، شاید ہماری روایات، ہمارے رواج اور ہمارے آباء واجداد کا، ہمارا یہ جو ظرف ہے، ایک معیار ہے، ایک وقار ہے، یہ جو ہمارا Proud ہے، وہ شاید ہمارا ختم ہو جاتا اس کے بعد۔ جناب سپیکر، اس کے بعد میں اس بغیر مینڈیٹ کے بیٹھی ہوئی اس حکومت کو اور پھر ان کے ایسے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے والے اداروں کو واضح پیغام دے رہا ہوں کہ جس راستے پہ آپ چل رہے ہیں صرف کرسی کے لئے، کرسی تو میرے پاس بھی یہ پڑی ہے، یہی کرسی اب تمہارے پاس آئی ہے ناں چوری کر کے، مجھے تو پرواہ ہی نہیں ہے، پھر چیلنج کرتا ہوں کہ لگاؤ گورنر راج، ہمت کرو، کرو ہمت (تالیاں) مجھے پتہ ہے کہ تمہارے باپ میں بھی اتنی ہمت نہیں ہے ("نعرہ تکبیر اللہ اکبر" اور "پاکستان زندہ باد" کے نعرے) یہ میں کیوں بار بار کہہ رہا ہوں، کیوں بار بار کہہ رہا ہوں کہ لگاؤ؟ میں بتانا چاہتا ہوں کہ قوم کو کرسی کی عزت نہیں، غلامی نہیں، ہمیں آزادی اور خودداری چاہیئے (تالیاں) اور پوری قوم کو یہ چاہیئے اور پوری قوم جب تک اس راستے پہ نہیں چلے گی، انقلاب نہیں آئے گا، ہمیں انقلاب لانا پڑے گا، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری بچیاں، ہمارے بچے اور ہماری عزتیں محفوظ ہوں تو ہمیں انقلاب لانا پڑے گا، (تالیاں) جو انقلاب نہیں لاتا اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بچے رہیں گے تو ایسا نہیں ہوگا، ایسا نہیں ہوگا، پھر ہر ایک کی باری آئے گی، اس سے پہلے کہ سب کی باری آجائے جاگو، جاگو، اپنے حق کے لئے نکلو، اپنے حق کے لئے، اٹھو اپنے حق کے لئے، پرامن آئین کے مطابق لیکن جب یہ سمجھ جاؤ کہ تمہارا پرامن رہنا تمہاری کمزوری بن رہا ہے تو پھر میں عمران خان سے بھی گزارش کروں گا کہ خان صاحب! اس دفعہ "پرامن" کا لفظ مت کہنا، پھر میں آپ سے درخواست کروں گا، منت کروں گا، سماجت کروں گا، خواست کروں گا کہ "پرامن" مت کہنا، پھر دیکھیں (تالیاں) پھر دیکھنا کہ کس کے سینے میں کتنی گولیاں جاتی ہیں، موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے تو پھر کہتے ہیں بے شرم اور بے غیرت بھاگ

گئے، میر اور کر کوئی Militant ہے؟ میرے لوگ کیا Militant ہیں، کیا ہم دہشت گرد ہیں؟ تم ہم پہ گولیاں مارو گے اور وہ بیچارے کھڑے رہیں گے، ہاں جب آپ اسلحہ اٹھا کر آئیں گے پھر تمہیں بتائیں گے کہ بھاگتے ہیں کہ بھگاتے ہیں؟ (تالیاں) پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا، ٹکڑے ہو جانا، پھر سنبھالنا اپنے ان لوگوں کو کہ بھاگتا کون ہے؟ مت لے جاؤ ملک کو اس طرف، مت لے جاؤ ملک کو اس طرف، پھر وہ تاریخیں جو آپ کہتے ہیں کہ تاریخیں اپنے آپ کو دہراتی ہیں کہ تاریخیں پھر آپ کو دہرائیں، ہمیں عمران خان کی رہائی چاہیئے، ہمیں عمران خان کی رہائی چاہیئے، ہمیں عمران خان کی رہائی جلد سے جلد چاہیئے ورنہ یہ جو تم فسطائیت کے ذریعے گولیاں مار کر ہٹا رہے ہو، ہم پھر گولیوں کا جواب گولیوں سے دے کر تیار ہو کر آئیں گے، تب جو نقصان ہوگا، اس کے ذمہ دار ہم نہیں تم ہوں گے۔ (تالیاں) میں بحیثیت وزیر اعلیٰ اس صوبے کا یہ بات کر رہا ہوں کیونکہ میرے اندر نہ غلامی ہے اور نہ ہی میرے اندر یہ کرسی کا خوف ہے، میرا ایمان ہے کہ عزت دینے والا اور ذلت دینے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور میری زندگی اور موت بھی اس کے ہاتھ میں ہے اور تم کرسی کیلئے، اقتدار کے لئے لوگوں کے بچوں کو مار رہے ہو اور تمہیں سکون ملے گا اور جن کو تم استعمال کر رہے ہو، کیا ان کو سکون ملے گا؟ اور اگر تم سمجھتے ہو کہ تمہیں اس سے سکون مل رہا ہے پھر ایسا نہ ہو کہ تمہیں مارنے میں ہمیں سکون ملنا شروع ہو جائے، پھر اگر تمہیں مارنے میں ہمیں سکون ملنا شروع ہو گیا تو یہ پچیس کروڑ عوام ہیں، ان پچیس کروڑ عوام نے جب اپنے سکون کو جنون بنا لیا تو اس جنون کا پھر مقابلہ تم نہیں کر سکتے ہو، عمران خان کو رہا کر دو ورنہ ابھی ہم نے پھر میٹنگ کی ہے، اگلی حکمت عملی تیار کی ہے اور یہ حکمت عملی ایسی نہیں ہے، یہ حکومت کی وجہ سے ہے، حکومت ہو نہ ہو، ہماری حکمت عملی اس کے باوجود بھی ہے اور ہم اس پہ کام کریں گے، بھرپور طریقے سے کریں گے، حق کے لئے لڑیں گے، حق کے لئے مریں گے (تالیاں) اور اگر حق نہیں ملے گا اور اسی طرح جس طرح کہ ہمارے بچوں کو شہید کیا گیا ہے، اگر ہمیں حق کے لئے ماریں گے تب بھی سہی۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker:</u> The sitting is adjourned till 03:00 PM, Monday, 2nd December, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 02 دسمبر 2024 کو بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)